از عدالتِ عظمی

شری ہکم چند کھنڈیا

بنام

چندی گڑھ انتظامیہ و دیگر

تاریخ فیصلہ: 9 اکتوبر 1995

[جی این رے اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

عارضی خدمت - جانچ پڑتال - ملازمین کی خدمات غیر تسلی بخش پائی گئیں - بغیر تفتیش کے ٹرمینیشن سمپلیسیٹر - حقائق پر قرار پایا کہ کیا گیا حکم سزا کے ذریعے نہیں تھا - لہذا آرٹیکل 311 کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کو ضلع اور سیشن جج، چندی گڑھ نے عارضی کلرک کے طور پر مقرر کیا تھا۔ تاہم، جانچ پڑتال کی مدت کے دوران ان کی خدمات کو مختلف عدالتی افسران نے تسلی بخش نہیں پایا جن کے تحت انہوں نے کام کیا۔ نتیجتا، ان کی خدمات کو ختم کرنے کا حکم بغیر تحقیقات کے جاری کیا گیا۔ درخواست گزار نے اس حکم کو سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے سامنے ناکام چیلنج کیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس عدالت میں اپیل میں یہ دلیل دی گئی کہ برطرفی کا حکم جو درحقیقت سزا کے طور پر تھا، آئین کے آرٹیکل 311 کی خلاف ورزی ہے کیونکہ اسے تحقیقات کیے بغیر منظور کیا گیا تھا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا : درخواست گزار کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا گیا ہے۔ ان کی خدمات غیر تسلی بخش پائی گئیں اور چونکہ وہ ایک عارضی عہدے پر فائز تھے اور جانچ پڑتال پر تھے، اس لیے ان کے خلاف کوئی بدنما داغ لگائے بغیر برطرفی کا ایک حکم منظور کیا گیا۔ منسوخی کا حکم من مانی اور متجسس نہیں ہے۔ مذکورہ بالا حقائق میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حقیقت میں کسی بھی محکمہ جاتی کارروائی کے بغیر، جس سے آئین کے آرٹیکل 311 کی خلاف ورزی ہوتی ہے، سزا کا حکم دیا گیا تھا۔ [147- G-H، 148- A-B]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 6503، سال 1986۔

کیس نمبر 19، سال 1986 میں چندی گڑھ میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 23.4.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے پی پی راؤ اور راجیش۔

جواب دہندگان کے لیے ذاتی طور پر (این پی)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

درخواست گزار کی ملازمت ختم کرنے کے حکم کو سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے سامنے ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل ایکٹ، 1985 کی دفعہ 19 کے تحت درخواست دائر کر کے چیلنج کیا گیا تھا۔ اس

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document

طرح کی درخواست کو اعتراض شدہ حکم نامے کے ذریعے مسترد کر دیا گیا ہے۔ درخواست گزار کو ضلع اور سیشن جج، چندی گڑھ نے 17 مارچ 1982 کے حکم نامے کے مطابق عارضی کلرک کے طور پر مقرر کیا تھا۔ وہ جانچ پڑتال پر عارضی ملازمت جاری رکھے ہوئے تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی خدمت تسلی بخش نہیں پائی امر متعلقہ واقع کئی مواقع پر اسے یکے بعد دیگرے عدالتی افسران نے پایا جن کے تحت اپیل کنندہ کام کر رہا تھا کہ اس کی دیانت داری قابل اعتراض تھی۔ اس کے سروس ریکارڈ پر غور کرتے ہوئے، درخواست گزار کی عارضی سروس ختم کر دی گئی ہے۔

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر پی پی راؤ نے کہا ہے کہ اگر منسوخی درحقیقت سزا کے ذریعے کی گئی ہے، تو حکم کے اصل مقصد پر، نہ کہ اس کی بیرونی شکل پر، پردہ چھید کر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہے کہ اگر بدعملی کی بنا پر، سروس کو بغیر کسی محکمہ جاتی کارروائی کے ختم کر دیا جاتا ہے اور درخواست گزار کو وجہ بتانے کا موقع دیا جاتا ہے، تو بدعملی کی بنیاد پر سروس کو یک طرفہ طور پر ختم کرنے کا حکم غیر قانونی اور کالعدم ہے۔ عارضی ملازمت کے معاملے میں بھی ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 311 کی دفعات لاگو ہوتی ہیں۔ اس طرح دلیل کی حمایت میں، جرنیل سنگھ اور دیگران وغیرہ بنام ریاست پنجاب، [1986]2ایس سی آر 1022 میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تاہم، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ درخواست گزار کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا گیا جیسا کہ مذکورہ فیصلے میں متعلقہ ملازم کے ساتھ کیا گیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درخواست گزاروں کی خدمت پہلے بیان کردہ وجوہات کی بنا پر غیر تسلی بخش پائی گئی۔ چونکہ درخواست گزار عارضی ملازمت پر تھا اور جانچ پڑتال پر تھا، اس لیے اس کے خلاف کوئی بدنما داغ لگائے بغیر ٹرمینیشن سمپلیسیٹر کا حکم منظور کیا گیا ہے۔ چونکہ سروس کے ریکارڈ غیر تسلی بخش پائے گئے تھے، اس لیے منسوخی کے حکم کو من مانی اور متجسس نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ مذکورہ بالا حقائق میں، ہم یہ نہیں سوچتے کہ

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقیقت میں درخواست گزار کے خلاف کوئی محکمہ جاتی کارروائی کیے بغیر سزا کا حکم منظور کیا گیا ہے جس سے آئین کے آرٹیکل 311 کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔اس لیے ہمیں اس درخواست میں کوئی میرٹ نہیں ملتا اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document